فصل چہارم

استحکام خاندان کی تقریبات ۱۹۹۹ء

سوسن رائلنس جوکہ برگھم ینگ یونیورسٹی کے فیملی پالیسی سے وابستہ ہیں نے ہماری دعوت پر پاکستان کا دورہ کیا۔ انہوں نے اس وقت ہمیں اپنی کارکردگی اور خاندان کے تحفظ کے لیے عورتوں کی تنظیموں کے ایک عالمی اجتماع جوکہ امریکہ کے شہر سالٹ لیک سٹی میں منعقد کیا گیا تھا، کے بارے میں تفصیلات بتائیں تھیں۔ ان کی دستاویزات بھی خاندان کے لیے بہت اہمیت رکھتی ہیں جن کو میں اس مقالے میں پیش کررہی ہوں۔

خواتین کی عالمی تنظیم نے مارچ میں سالٹ لیک سٹی کے مقام پر خاندان کی قوت اور تقدیس وتکریم کے بارے میں اپنی طرف سے عزت واحترام کے جذبات کے اظہار کے لیے ایک بین الاقوامی کانفرنس کی میزبانی کی۔

کانفرنس کی سرگرمیوں کا آغاز متعلقہ امور کے متعلق ایک سالانہ اجلاس کے ذریعے ہوا جس میں دنیا کے مختلف حصوں سے منسلک افراد، بے شمار مختلف قسم کے موضوعات پر آپس میں تبادلہ خیالات کرنے کے لیے جمع ہوئے۔ دیگر موضوعات کے علاوہ متعلقہ تنظیمیں، ان تنظیموں کی کیسے مدد کی جاسکتی ہے، اور کس طرح مستحکم خاندان معاشرے کی مضبوطی کا باعث بنتے ہیں، بھی زیر بحث موضوعات میں شامل تھے۔ جمعے کی شام کو موسیقی اور تخلیقی وتحریکی افکار پر مشتمل ایک بین المذاہب روحانی شام منعقد ہوئی۔

ہفتے کے دن جن مقررین نے خطاب کیا، ان میں مقامی معزز شخصیات شامل تھیں جنہوں نے اقوام متحدہ کے حوالے سے مسائل و معاملات اور اپنے گھرانوں میں بہتری پیدا کرنے کے لیے انفرادی ذمہ داری، دونوں موضوعات پر تقاریر کیں۔ بین الاقوامی معزز شخصیات نے جن موضوعات کے متعلق اظہار خیال کیا، ان میں سے ایک موضوع تو یہ تھا کہ وہ کس حد تک ہمارے معاشرے میں داخل ہوسکتے ہیں اور دوسرا موضوع ''روایتی خاندان کی اہمیت'' تھا۔

کانفرنس کے مقررین نے ان نظریات و موضوعات بارے موسیقی، خاندانی تواریخ کے متعلق معلومات کی آگہی اور اسے محفوظ کرنے، واحد والدین پر مشتمل خاندان کی حمایت، جنسی عیاشی سے احتراز کی تعلیم، شادی شدہ اور خاندانی زندگی پر اعتماد کی اکپنائیت، افراد خانہ کی منشیات استعمال کرنے کی عادت پر قابو پانے میں مدد اور اپنے بچوں کو مختلف قسم کے خطرات اور زیادتیوں سے محفوظ رکھنے جیسے بے شمار موضوعات کے ذریعے اپنی حمایت اور تعاون کا اظہار کیا اور ان کے متعلق سیر حاصل گفتگو کی۔ اس کانفرنس کے متعلق مختلف حلقوں کی طرف سے مثبت ردعمل کا اظہار کیا گیا۔

یہ کانفرنس بہت کامیاب رہی اور ہم بہت اشتیاق کے ساتھ آیندہ کانفرنس کے منتظر ہیں۔ ایک دفعہ پھر ہم ''استحکام خاندان کی تقریبات'' کے لیے دنیا کے مختلف مذاہب، تہذیبوں اور ممالک کی طرف سے شرکت کے لیے آئیں گے۔ آیندہ سالوں میں ہم ایک دفعہ پھر خاندان کی طاقت اور تقدیس وتکریم کے متعلق اپنی طرف سے عزت واحترام کا اظہار کرنے کے مشتاق ہیں، اور اس امر کی ضرورت پہلے سے کہیں زیادہ اہم ہے۔

ہم وقت کی آزمائش پر پورا اترنے والی اقدار کوئی ہزاروی میں لے کر آ رہے ہیں۔ یہ شاندار اصول، آیندہ نسلوں کی ارتقاء اور نشوونما کے حوالے سے تحفظ اور امن وسکون کی فضا پیدا کریں گے۔ ہم سب یہاں اس لیے اکٹھے ہوئے ہیں تاکہ اپنے مستقبل کے عظیم ترین اثاثے اور ذریعے کے طور پر اپنے بچوں کی حیثیت کا ادراک اور پہچان کریں۔[۱]

۱۔ Susan Roylance, Celebration of Families conference March 13 1999, Saltlake City U.S.A.

2۔ افریقی خواتین کی عالمی تنظیم کی مشاورتی بورڈ کی ممبر 'کیرال یوگوچکوا' کے تأثرات:

خواتین کی عالمی تنظیم کی کانفرنس کے بعد مختلف اجلاسوں کے دوران جب افریقی خواتین کی ملاقات یوٹا کے کئی افراد سے ہوئی تو انہیں ان میں موجود ''اہمیت خاندان'' کا مشاہدہ کرنے پر خوشگوار حیرت ہوئی۔ اکثر خواتین نے بذات خود اپنا تعارف کروایا اور وہ اپنے بچوں اور پوتوں وغیرہ کی تعداد بتانے کے لیے بہت بے تاب تھیں۔ ان کی طرف سے یہ اظہار اس موقف کے بالکل برعکس تھا جس کا پرچار اور چرچا، مغربی ذرائع ابلاغ واطلاعات کے ذریعے ہوتا تھا۔ وہ اپنی نئی دوستوں کے ساتھ قطعی تسکین اور اطمینان محسوس کر رہی تھیں اور انہوں نے اپنے بڑے بڑے خاندانوں کے لیے افریقی مخصوص محبت و چاہت اور عزت واحترام سے بھی انہیں آگاہ کیا۔ واپس آنے پر ان کی ساتھیوں نے ان کا شاندار استقبال کیا۔ یہ تقریبات خاص دعاؤں اور شکر گزاری کے احساسات کے ساتھ، ان کے خاندانوں اور دوستوں کی معیت میں جاری رہیں۔

نسل انسانی کی ارتقا اور نشوونما کے لیے افریقہ میں ابھی تک خاندانوں کو ایک اور مرکزی تعلق سمجھا جاتا ہے۔ ان تقریبات کے اختتام پر خواتین سنجیدہ امور کی طرف متوجہ ہوگئیں۔

افریقی مسائل:

اب جب کہ افریقی خواتین، خواتین کی عالمی تنظیم کے قواعد وضوابط کی تشکیل کی ابھی تک منتظر ہیں، ان کی فوری توجہ مندرجہ ذیل مسائل و معاملات پر ہے:

1۔ غربت سے نجات
2۔ بنیادی طبی تعلیم
3۔ والدین کی طرف سے دیکھ بھال ونگہداشت
4۔ زندگی گزارنے کی مہارتیں پیدا کرنے کے لیے مواقع کی فراہمی

یہ تمام سرگرمیاں، خاندان کو استحکام بخشنے کے عزم کے اظہار کے لیے سرانجام دی جا رہی ہیں۔ اس تمام عمل کا مقصد یہ ہے کہ مقامی معاشروں سے منسلک خواتین کو اس لحاظ سے مدد فراہم کی جائے کہ وہ خاندان میں ٹوٹ پھوٹ کا باعث بننے والی زیادہ سے زیادہ قوتوں کے خلاف جدوجہد کر سکیں اور ان کے خلاف توازن پیدا کر سکیں جس کے لیے کچھ بین الاقوامی تنظیموں کی بھی انہیں مدد اور حمایت حاصل ہے۔

سیول میں ''این جی او'' کانفرنس:

سیول، جنوبی کوریا میں منعقدہ کانفرنس (یکم اکتوبر سے 10 اکتوبر 1999ء) میں صدر نینا پامر نے میرے ساتھ ہی شرکت کی۔ آمد ورفت کے ضمن میں ابتدائی مسائل کے باوجود کوریا میں آمد کے موقع پر میں اور نینا دونوں اکٹھے کانفرنس کے جائے مقام اولمپک پارک سیول پہنچے۔

کانفرنس کے مقاصد:

مختلف گروہی اجلاسوں میں، ہر مقرر نے ایک نئی اقوام متحدہ کی ضرورت پر زور دیا جہاں غیر سرکاری ادارے، افراد معاشرہ، حکومتیں اور اقوام متحدہ، باہم مل کر ایک بہترین دنیا کے قیام کے لیے کام کریں۔ کانفرنس کے مقاصد میں امن اور

سلامتی ماحول اور انسانی آبادکاری ،جنسی مساوات ، نوجوان اور بچے ،افزایشی اور ذہنی صحت، بڑھاپے کوتعمیری مقاصد میں گزارنا اور غیر سرکاری اداروں کو بااختیار بنانے کا عمل شامل تھا۔

کوریا ہیلتھ فیملی موومنٹ یونائیٹڈ فیملیز انٹرنیشنل ، ڈبلیو اوڈبلیو کے علاوہ کچھ مسیحی اور اسلامی جماعتیں، جیسے ادارے اور تنظیمیں جن کا بنیادی اور مرکزی مقصد خاندان کی دیکھ بھال اور نگہداشت تھا، کے علاوہ چند مزید ادارے اور تنظیمیں بھی خاندان کو عزت وتکریم کی نگاہ سے دیکھتی تھیں۔ کچھ حلقوں کی طرف سے یہ عمومی خیال ظاہر کیا جا رہا ہے کہ ''خاندان دوست ''اصطلاح پر مبنی نقطہ نظر درست نہیں تھا۔[۲]

3۔ افریقی تہذیب وثقافت:

زیر نظر موضوع کے متعلق، میں اپنی گزارشات اور خیالات کا آغاز ،عمومی طور پر تہذیب وثقافت کے متعلق کچھ ذکر اذکار کے ذریعے کروں گی۔ اصطلاحی مفہوم کے وسیع تناظر کے مطابق ،تہذیب وثقافت ،عوام کے نکتہ نظر اور ان کے سماجی اداروں کے مجموعہ کا نام ہے۔ افریقی سماجی اداروں کے متعلق ادراک اور فہم کی اہمیت ،اس حقیقت کی مضمر ہے کہ ثقافت ،عوام کی اقدار، پہچان، پسندیدہ روایات و رسوم وغیرہ کی آئینہ دار اور علامت ہے۔ اس مخصوص اظہار اور موقف کا مرکزی نقطۂ نظر اہمیت ،معاشرے/ تعلق داری کے وہ تصورات ہیں کہ جن کے ذریعے یہاں، خواتین اور بچوں کے ساتھ، کیسا رویہ اور طرز عمل اپنایا جاتا ہے۔ یہ اس لیے بھی زیادہ اہم ہے کیونکہ اکثر معاشروں میں نہ صرف خواتین بچے پیدا کرتی ہیں بلکہ ان کی پرورش کی ذمہ داری بھی انہی کو تفویض کی جاتی ہے۔

''Igbos''میں شادی کا تصور:

''Igbos'' میں شادی کا تصور بہت ہی پیچیدہ اور گنجلک ہے اور مختلف قسم کے یکساں پہلوؤں پر مشتمل ہے جس کے باعث ایک ناواقف یا عمومی مشاہدہ کار، ٹھیک ہوسکتا ہے۔ مثال کے طور پر کسی بھی Igbo معاشرے سے منسلک شادی شدہ ،بیٹی ،اپنے آبائی اور پیدائشی گھر میں کچھ مراعات کی مستحق ہے۔ بالالفاظ دیگر، اس سے مراد یہ ہے کہ اس کے خونی رشتوں سے اس کا تعلق قطع نہیں ہوجاتا۔ مثال کے طور پر، کسی بھی Igbo معاشرے سے منسلک بیٹی کے ساتھ، اس کے شوہر کے گھر میں بدسلوکی کی جاتی ہے تو وہ اس صورت حال کے تدارک کے لیے اپنے کسی بھی خونی رشتے کو اپنی مدد کے لیے بلا سکتی ہے یا اس سے مدد کی توقع رکھ سکتی ہے۔ حتیٰ کہ وہ امیادہ (Umuada) نامی ایک بندھن کے ذریعے اپنے آبائی اور پیدائشی گھر میں ایک بااختیار اور مکرم حیثیت کی مستفید ہوتی ہے۔

امیادہ Umuada کی رکنیت:

امیادہ، ایک رضا کارانہ بندھن نہیں ہے، اور نہ ہی یہ کوئی دانستہ طور پر اختیار کردہ تعلق ہے، بلکہ یہ بندھن اور تعلق، شادی ہونے پر ازخود قائم اور لاگو ہوجاتا ہے، اور اس امر کی بھی چنداں اہمیت نہیں ہے کہ وہ کس کے ساتھ شادی کرتی ہے اور اس کے ساتھ شادی کرنے والے فرد کا کس معاشرے کے ساتھ تعلق ہے، اس سے بھی اہم امر یہ ہے کہ یہ تعلق محض اپنے آبائی اور پیدائشی گھر سے منسلک ہونے کا نام نہیں ہے۔ ایک ''Igbo'' معاشرے میں امیادہ کے کئی فرائض ہیں جس کے تحت تنازعات کے حل کے لیے ان سے مشاورت اور رائے طلب کی جاتی ہے، شادی کی تقریبات کے علاوہ معاشرے دیگر

۲۔ Carol Ugochuwu, Celebration of Families conference March 13 1999, Saltlake City U.S.A.

تہواروں پر ان کی موجودگی درکار ہوتی ہے۔ ایک Igbo معاشرے میں ایک شادی شدہ خاندان کے اپنے آبائی اور پیدائشی گھر کے ساتھ ساتھ اپنی اولاد جسے Uwadiana کہتے ہیں، کے ساتھ اہم اور عملی تعلقات قائم اور برقرار ہوتے ہیں، یہ تعلقات ایک ممتاز سماجی گروہ کی تشکیل کرتے ہیں۔ بنیادی طور پر، وہ اپنے آبائی اور پیدائشی معاشرے میں ناقابل انکار حقوق اور مراعات کے حقدار ہوتے ہیں۔

ماں کی شاندار حیثیت ونوعیت:

ایک Igbo ملک میں مختلف طور پر''ماں'' کا ادارہ ایک شاندار حیثیت کا مالک ہے۔ Igbo معاشرے میں بچے کی پیدائش، ایک بہت ہی خوشگوار اور خوش کن واقعہ ہوتا ہے کیونکہ عام طور پر بوں کو رحمت ونعمت تصور کیا جاتا ہے۔ بے نہ صرف، آباؤ اجدار اور موجودہ افراد خانہ کے درمیان تعلق کا کردار ادا کرتے ہیں بلکہ انہیں معاشرے کی افزائشی صلاحیت کی علامت بھی سمجھا جاتا ہے۔

اس لیے ایک خاتون کے حاملہ ہونے او پھر بچے کی پیدائش کے بعد بہت سی پر تکلیف تقریبات کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ بچے کی پیدائش کے بعد، خاتون کو معمولی سے معمولی کام کاج سے مستثنیٰ قرار دے دیا جاتا ہے۔ صحت وتوانائی کے عرصے کے دوران اس کی اپنی ماں، اس کا ہاتھ بٹاتی ہے اور اگر ماں زندہ نہ ہوتو، کوئی اور خاتون رشتہ دار اس کی مدد کرتی ہے۔

یہ رسم جسے omugwo کہا جاتا ہے، پہلے بچے کی پیدائش تک محدود نہیں ہے بلکہ بعد کی پیدائشوں کے مواقع پر بھی اس کے لیے اسی تکریم کا مظاہرہ کیا جاتا ہے اس عرصے کے دوران، خاتون اپنے گھر سے باہر نہیں نکلتی، اور اسے تحفے تحائف، شائستگی، احترام اور توجہ سے نوازا جاتا ہے۔

پیدائش کے بعد عورت کو لاحق ہونے والے دباؤ، ذہنی پریشانی اور دیگر امراض سے بچاؤ کے لیے یہ رسم، اکثر کام کرتی ہے، اور بچے کی پیدائش کے دوران لاحق ہونے والی تکالیف کو کسی حد تک، چوبیس گھنٹے نگہداشت اور ہمدردی کے ذریعے زائل کیا جاتا ہے۔ اس روایت اور رسم کے سماجی اور علامتی اثرات اس وقت بہت نمایاں ہوتے ہیں جب ہم یہ دیکھتے ہیں کہ بچے کی پیدائش کے ذریعے خاتون ایک خاص مرتبہ حاصل کرلیتی ہے، اور ہر دفعہ بچے کی پیدائش کے بعد اس کی خاص حیثیت اور مرتبے کو مزید تقویت حاصل ہوتی جاتی ہے۔

اندریں حالات، بچے کی پیدائش سے منسلک مختلف تقریبات اور رسومات، نہ صرف افریقی ماں کے لیے ایک مناسب اور جائز احترام کا باعث ہیں، بلکہ خونی تعلق داری کو مزید تقویت دینے کے حوالے سے بھی ان کی اہمیت مسلم ہے۔[۳]

4۔ ''خاندان'' کا کردار:

خواتین کی عالمی تنظیم یہ سمجھتی ہے کہ دنیا بھر کے افراد کی ضرورت، ان کے معاشروں کے اندر موجود خاندانوں کے کردار کے ادراک، تعریف اور احترام کے ذریعے، بخوبی طور پر پوری کی جاسکے گی۔ بین الاقوامی اداروں اور مقامی حکومتوں کے ذریعے فراہم کیے جانے والے تحفظ اور عزت واحترام کی مدد سے اکیسویں صدی میں درپیش مشکلات کا مقابلہ نہایت مؤثر طریقے سے کیا جاسکے گا۔

۳۔ Carol Ugochuwu, Celebration of Families conference March 13 1999, Saltlake City U.S.A.

فعال خاندانوں کا کردار:

خواتین کی عالمی تنظیم ،اپنے اس بیان پر قائم اور اس کے متعلق پرعزم ہے کہ فعال خاندانوں کے زبردست کردار کے زیادہ سے زیادہ احترام کے ذریعے اقوام متحدہ کے مقاصد کا ہر پہلو زیادہ سے زیادہ مثبت طور پر متاثر ہوگا۔

o- مقامی طور پر امن وسکون اور تحفظ کے ذریعے بین الاقوامی امن وامان میں اضافہ ہوگا۔

o- معاشی طور پر خودمختار،اور تعلیم یافتہ خاندان ،دنیا کے ہر حصے میں معاشی اور سماجی استحکام کا باعث بنیں گے۔

o- ہر خاندان کی طرف سے کی جانے والی انسانی کوششیں ،نہ صرف مختلف ممالک بلکہ مختلف معاشروں کو بھی ایک دوسرے کے ساتھ منسلک کردیں گی ۔

انسانی اور خاندانی حقوق:

بنیادی اہمیت کے لحاظ سے انسانی حقوق ، خاندانی حقوق کے مسائل کے مترادف ہیں۔ بہرحال ہم سب ، بنی نوع انسان ہیں اور انسانیت کے رشتے میں منسلک ہیں ۔ اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہم نئے مسائل ومشکلات پر قابو پالیں اور بین الاقوامی فہم وادراک وترقی کو بااختیار بنادیں تو ہمیں سب سے پہلے انسانی حقوق وفرائض پر مشتمل ،اس بنیاد کا احترام اور اس کا تحفظ کرنا ہوگا۔

5- جنیوا سوئٹزرلینڈ میں خاندان کے بارے میں کانفرنس:

7 تا 8 جولائی 1999 : میرا نام براڈن گرین ہے اور میرا تعلق خواتین کی عالمی تنظیم سے ہے۔ ان تقریروں کے ذریعے جو ہم نے بیان ساعت کیں، آیندہ ہزاروی میں درپیش مشکلات ومسائل سے عہدہ برآ ہونے کے ضمن میں کیا۔ ہم نے بہت سی آراء، تجاویز اور منصوبوں کے متعلق سنا ہے۔ ان تجاویز کا مرکز ارتکاز ، بے شمار ،فوری ،سماجی ، سیاسی اور معاشی مسائل ہیں جو اس وقت ہماری دنیا کے لیے خطرہ بنے ہوئے ہیں۔ بہرحال ، اس امر سے قطع نظر کہ یہ حل کس قدر موثر ہیں،ان میں سے اکثر ان مسائل کا محض عارضی حل فراہم کرکے ہیں کیونکہ ان میں مسائل کے حقیقی حل ڈھونڈنے کی تاب نہیں ۔

اگر ہم خود کو درپیش مسائل کو واقعی حل کرنا چاہتے ہیں تو ہمیں اس کا آغاز معاشرے کی بنیادی اکائی --خاندان -- سے کرنا ہوگا۔ گزشتہ پانچ دہائیوں کے دوران، روایتی خاندان بارے معاشرے کے نکتہ ہائے نظر میں شدید تضاد دیکھنے میں آیا، اور اسی نسبت سے دنیا بھر کے بچے بھی متاثر ہوئے ہیں۔ مختلف تحقیقی اور تجزیاتی جائزوں کے ذریعے یہ حقیقت عیاں ہوتی ہے کہ بچے ایک ایسے ماحول میں پرورش پاتے ہوں جہاں انہیں موثر اور شفیق والدین کی حیثیت سے مثالی کردار موثر ہوں۔ مختلف تحقیقی جائزے یہ بتاتے ہیں کہ بچے نہایت ہی فعال اور مستحکم گھرانوں میں ہی بہترین کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ بہرحال ایک نئی ہزاروی کی آمد کا استقبال کرتے ہوئے ایک ''مستحکم ،دو والدین پر مشتمل خاندان'' کے لیے کسی بھی قسم کی ترجیح کو ''خطرناک افزائش نسل'' کا نام دیا جاتا ہے، اور اس کے متعلق بمشکل ہی یہ کہا جاسکتا ہے کہ یہ ہمارے بچوں کے لیے نصان دہ ثابت ہوسکتا ہے۔

ہم اس صورت حال تک کیسے پہنچے ہیں ؟ جزوی طور پر اس کی ایک وجہ یہ ہے کہ قومی اور بین لاقوامی ماہرین نے جو حکمت عملیاں وضع کرتے ہیں ، ایک روایتی خاندان کی اہمیت پر مناسب توجہ مرتکز نہیں کی ہے۔ اس کے علاوہ ایک

دوسری جزوی وجہ یہ ہے کہ حکمت عملیاں وضع کرنے والے ان ماہرین نے اس سماجی اقدار کی تحقیر کی ہے جو ایک روایتی خاندان کی بقاء اور ارتقاء کے لیے ضروری ہیں۔ ایک معاہدے یا قانون کے ذریعے ''خاندان'' کے مفہوم کو بیان کرنے کی حالیہ کوششوں کے مطابق خاندان میں ہر وہ شخص شامل ہے جس کے پاس گھر کی چابیاں ہیں اور یہ مفہوم، خاندان کے قانونی تصور کو اس مقام سے کہیں ماورا جہاں یہ خاص تحفظ کا مستحق ہے، معدوم کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ بہرحال اگر ہم چاہتے ہیں کہ معاشرے کو استحکام اور مضبوطی حاصل ہو، تو پھر روایتی خاندان کی ہر قیمت پر حفاظت کرنا ہوگی۔ صرف روایتی، دو والدین پر مشتمل خاندان کے فروغ اور حمایت ہی کے ذریعے، اقوام متحدہ نئی ہزاروی میں درپیش مسائل و مشکلات کو دور کرنے اور ان کے تدارک پر مشتمل اپنے مقصد کی تکمیل، دنیا بھر میں سماجی استحکام کے قیام اور امن کے فروغ کے ذریعے ہی کر سکتی ہے۔ [۴]

''خاندان'' بارے کوریا میں این جی او کا بیان:

ہمارا تعلق مختلف ممالک (فہرست میں موجود) کی این جی او سے ہے، اور اس وقت ہم سب اکٹھے ہو کر اقوام متحدہ سے مطالبہ کرتے ہیں کہ مندرجہ ذیل مسائل اور معاملات کے بارے میں تعاون اور حمایت مہیا کرنے پر توجہ مرکوز کی جائے۔

- ایک مرد اور ایک خاتون کے درمیان شادی کے حوالے سے باہمی تعلقات کا فروغ۔
- معاشرے کی بنیادی اکائی کی حیثیت سے خاندان (خاوند، بیوی، بچے) کے حقوق کا تحفظ۔
- خاوند بیوی اور بچوں پر مشتمل اس فطری خاندانی اکائی کا تحفظ، تاکہ بنی نوع انسان کے قبل از پیدائش، سازگار حالات کو یقینی بنایا جاسکے، نیز اس کی مستحکم ارتقاء اور نشوونما کو بھی متقین کے ساتھ آگے بڑھایا جاسکے۔
- ماؤں کی حیثیت سے خواتین کے کردار کی قدر و ادراک، جو اپنے بچوں کی دیکھ بھال، نگہداشت، پرورش اور نشوونما کرتی ہیں۔
- معاشرے میں خواتین کو اپنا کردار ادا کرنے کے لیے مساوی مواقع کی فراہمی جہاں ان کی غیر معمولی اور بے مثال صلاحیتیں، انفرادی طور پر معاشرے اور مجموعی طور پر ملک کے لیے مفید ثابت ہوتی ہیں۔ [۵]

آزادی / حقوق نسواں کے حامی اور خاندانی سرپرستی:

مجھے اس ضمن میں کچھ نئی معلومات حاصل ہوئی ہیں کہ آزادی / حقوق نسواں کے حامی 'خاندان' کو کیوں اس قدر ناپسند کرتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ خاندانی سرپرستی کو قبول نہیں کر سکتے۔ یہ امر تو نہایت واضح ہے کہ خاندانی سرپرستی کے متعلق ان کی نفرت کی بنیاد، گزشتہ، کئی سالوں سے جاری آزادی / حقوق نسواں کی تحریک ہے۔ اور اس نے مجھے کچھ سوچنے پر مجبور کر دیا ہے۔ انسانی حقوق کے عنوان کے تحت، لائحہ عمل پر، دستاویز میں یہ درج ہے، ناقابل یقین حد تک عزت میں اضافہ، نسلی امتیاز کا دوبارہ پھیلاؤ، اجنبیوں سے نفرت و خوف، نفرت پر مبنی جرائم اور نسل کشی، انسانی حقوق کی وسیع پیمانے پر اور منظم خلاف ورزی کے مرتکب افراد / اداروں کے برتی اور معافی، خاندانی سرپرستی کا دوبارہ ارتقا جو عورت کی ان

۴۔ Mathew C.green:- Statement at the Palaise des nations in Geneva Switzer Land, 7-8 July,1999.

۵۔ مارٹینائی کوبز، انگلستان اور مورٹل مولائے ......آئر لینڈ، وومن فیڈریشن آف ورلڈ پیس نینا ڈبلیو پامر۔ امریکہ، اور کیرول اگوچکوو۔ نائیجیریا، ورلڈ وائیڈ آرگنائزیشن فار وومن سوٹلانا اسلانیان ......آمینیا، سنٹر فار ڈویلپمنٹ آف سول سوسائٹی اینڈ دی وومنز سکالر کونسل
Susan Royalance: Women's Voice: Newsletter of World wide Organization for Women November, 1999:

کامیابیوں کے لیے خطرہ ہے جو اس نے حقوق نسواں کو تسلیم کرانے کی ضمن میں حاصل کیں، بین الاقوامی تجارتی اور کاروباری اداروں، بین الاقوامی مالیاتی اداروں، انتہا پسندوں اور معاشرے کی بنیاد پرست تنظیموں جیسے غیر ریاستی اداروں کی طرف سے انسانی حقوق کی مسلسل خلاف ورزی کے باوجود جواب دہی سے معافی اور بریت۔''

''دیگر خاندان'':

ہم نے کوریائی ہیلتھ فیملی مومنٹ کی طرف سے منعقد ہونے والے ایک معلوماتی اور تربیتی اجلاس کے ذریعے خاندانی سرپرستی کے بارے میں کچھ مزید معلومات حاصل کیں۔ ان میں سے ایک مقررہ کا نام مثلاً کانوے تھا جو سیول کی ''یونیورسٹی آف فارن سٹڈیز'' میں انگریزی کی پروفیسر تھی۔ ''خاندان'' کے متعلق اس کی تعریف ''دیگر پہلوؤں پر مشتمل تھی، جن میں واحد والدین پر مشتمل خاندان اور نسوانی ہم جنس پرستی سمیت دیگر خاندان'' شامل تھے۔

''دیومالائی روایتی خاندان'':

وہ مزید کہتی ہے کہ ''دیومالائی روایتی خاندان'' اس وقت مشکل اور بحران میں ہے۔ یہودیت، مسیحیت، کنفیوشزم، اسلام، فلسفے، تاریخ، قوانین، تعلیم اور ادب نے عورت کو ایک کمتر حیثیت عطا کردی جہاں ایک مرد / باپ، گھر کا سربراہ بن گیا......عورت، ایک علیحدہ اور مختلف معاملہ تھا۔ تاریخی لحاظ سے مغرب میں عورت کا کردار، نہایت سختی کے ساتھ، ایک بیوی اور ماں کی حیثیت سے، ایک مختصر اور نجی حلقے تک محدود تھا......اس نے اپنی زندگی کی قربانی دے دی اور ان امیدوں اور خوابوں سے محروم ہوگئی جو ایک حساس انسان کے لیے ضروری ہوتے ہیں۔'' بعدازاں وہ مزید کہتی ہے:۔

''روایتی خاندان، ایک معاشرے میں حقائق اور بچوں کے لیے سب سے زیادہ متشدد ادارہ تھا، اور ابھی تک ہے۔''

پھر وہ مزید کہتی ہے: ''گزشتہ دو سو سال سے آزادی / حقوق نسواں کے متعلق شعور و ادراک میں ہونے والا اضافہ، عمومی طور پر خاندان میں اور خصوصی طور پر معاشرے میں، مرد کی طاقت اور بالادستی کے لیے ایک مستقل خطرہ ثابت ہوا ہے۔''

''خواتین پر مردوں کا تسلط اور بالادستی''

آزادی / حقوق نسواں کے حامی، ہندوستان سے افریقہ اور پھر امریکہ تک، مرد کے تسلط اور بالادستی پر اعتراض اٹھانا شروع ہوگئے اور اس ضمن میں انہوں نے اس ظلم اور تشدد کی طرف اشارہ کیا، جس کی ایک خاندانی سرپرستی پر مشتمل خاندان پر مبنی ایک معاشرے میں، یہ خاتون شکار تھی۔۔۔ مختصر یہ کہ خاندانی سرپرستی پر مشتمل خاندان نے ہمیشہ ہی مردوں کے فائدے کے لیے کوشش اور جدوجہد کی، اور اپنے اس مقصد کے حصول کی خاطر اس نے عورت پر اپنے تسلط اور بالادستی کو مزید مضبوط کرلیا ہے اور ان کے لیے ایک ایسا نظام وضع کرلیا جس کے تحت عورت کو بغیر معاوضے گھر کے کام کاج کرنے پر مجبور کردیا گیا تاکہ وہ معاشرے میں کھلے عام اپنا کردار ادا کرسکے۔ یہاں انہوں نے ہر معاشرتی ادارے پر اپنا تسلط قائم کرلیا تھا۔

خاوند اور باپ:

اس نے کہا:۔ مردانہ تسلط اور بالاستی کی ضرورت نے اس امر کو یقینی بنادیا کہ مردوں نے ہمیشہ اپنے کام کو اولیت دی اور اپنے خاندانوں کو ثانوی درجے پر رکھا۔ انہوں نے خاوند اور باپ کے طور پر اپنی ذمہ داری ادا کرنے سے انکار کردیا تھا۔

اس نے آخر میں کہا کہ خاندان پر مردانہ تسلط اور بالادستی کو ایک نہ ایک دن ختم ہو کر رہنا ہے، تو میں سوچنے لگی کہ

اس نظام کے بعد، کیا ''نسوانی تسلط اور بالادستی'' کا نظام نافذ ہوگا؟

مایوسی اور معتوبی:

کانفرنس کے مقررین نے بہت دفعہ، ہماری اس دنیا کو درپیش شدید نوعیت کے مسائل کے بارے میں اظہار خیال کیا۔ انہوں نے بار بار جس مایوسی اور معتوبی کا اظہار کیا، وہ نہایت مایوس کن تھا۔ انہوں نے جو بھی حل پیش کیے، اس ضمن میں انہوں نے خدا کے وجدو، یا مقدس کتب میں مذکور اخلاقی تعلیمات کو قطعی مدنظر نہیں رکھا۔ مردوں اور خواتین کے درمیان تعلقات میں تبدیلی، ان کے درمیان مسابقت کی موجودگی اور بچوں کو والدین کے بجائے ''تربیت یافتہ ماہرین کی زیرنگرانی رکھنے'' کے ذریعے معاشرے کی از سرنو تشکیل بارے ان کا عظیم تجربہ، معاشرے کے مسائل کرنے کے بجائے، اس میں مسلسل ٹوٹ پھوٹ کا باعث بنتا۔ اکثر خاندان مستحکم اور مضبوط نہیں ہوتے، اور انہیں مضبوط بنانے کی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔ تمام دنیا کے پرامن افراد، جن مقاصد کو حاصل کرنے کے خواہاں ہیں، ہمیں چاہیے کہ ان کے حصول کے ضمن میں کوشش کا آغاز اپنی ذات، اپنے خاندانوں اور پھر اپنے معاشروں کو مستحکم کرنے کے ذریعے کریں۔[۶]

خاندانوں اور اداروں کے لیے راہ نما نکات:

1۔ مستحکم اور مضبوط خاندانوں کے لیے ''بنیاد'' کے طور پر خدا کے لفظ کا ادراک کریں۔

2۔ نہایت محبت اور چاہت کے ساتھ سچ بولنے اور لوگوں کو اپنا راستہ خود متعین کرنے کا حق دے دیجیے۔

3۔ ایک اہم مقصد کی خاطر، پرعزم طریقے سے کوشش کریں۔ ان حالات، افراد امداد اور اداروں کے خلاف کوشش اور جدوجہد کیجیے جن کے باعث فساد پیدا ہونے کا اندیشہ ہو۔

4۔ ایک بین الاقوامی ادارے کے قواعد وضوابط کی پابندی کیجیے۔

5۔ انفرادی رابطے مہارتیں پیدا کیجیے۔

6۔ قانون ساز اداروں کا مشاہدہ کیجیے، ان کی بات سنیے، اور ایک خاندان/ادارے کے نظریات کی ترجمانی کرنے کے لیے آمادہ رہیں۔

7۔ اسکولوں کی سرگرمیوں میں حصہ لیجیے، اسکولوں کی مجالس انتظامیہ اور دیگر شعبوں کے ساتھ رابطہ قائم کیجیے۔

8۔ اپنے پڑوسیوں اور دیہاتوں کے لیے مجموعی خاندانی سرگرمیوں کا اہتمام کیجیے۔

9۔ معلومات کے حصول، فراہمی، مختلف ذمہ داریوں اور فرائض کی تفویض اور جائزاتی اطلاعات مرتب کیجیے۔

10۔ شرکت کے لیے حوصلہ افزائی کے لیے مسائل و معاملات کی وضاحت وتشریح کیجیے۔

11۔ محض لفاظی کی بجائے عملی منصوبہ تشکیل دیجیے۔

12۔ دیگر خاندانوں/اداروں کے ساتھ ذرائع و وسائل کا تبادلہ کیجیے۔

13۔ ان وسائل و ذرائع کی فوری دستیابی کے لیے ''نگران'' مقرر کیجیے۔

14۔ یہ ادراک اور بصیرت حاصل کرلیں کہ بچے کی پرورش اور نگہداشت کی اولین ذمہ داری والدین پر عائد ہوتی ہے۔[۷]

۶۔ Nina W Palmer: Observations of the 1999 Sevol Conference of NGO;s

۷۔ Nancy Anderson FACTS Program 4053 So, Damon Circle, Salt Lake Cit, Utah 84117, (801)274-7724

9۔ ’’عیاشی سے احتراز‘‘ کے منصوبے کے لیے مالی معاونت:

خواتین کی عالمی تنظیم نے اکتوبر 1998ء میں عمان کے محکمہ صحت کی طرف سے یوٹا میں قبل از شادی ’’عیاشی سے احتراز‘‘ پر مبنی اہم منصوبہ شروع کرنے کے لیے مالی معاونت وصول کی۔ جل ہائیز اور نینسی اینڈوسن، دونوں نے مل کر اس مالی معاونت کے لیے درخواست، اور آیندہ سال کے لیے اکتوبر 1999ء میں اس کی تجدید کردی گئی۔

اس مالی معاونت کا مقصد یہ ہے کہ والدین اور ان کے 9 سے 14 سال کی عمر کے درمیان بچوں کے لیے تعلیم وتربیت کا اہتمام وانصرام کیا جائے۔ اس منصوبے کا نام Facts ہے جس سے مراد Family Accountability Communication Teensexuality ہے۔ یہ منصوبہ ہفتے میں ایک دفعہ چار گھنٹوں پر مشتمل، دو گھنٹوں کے دو اجلاس پر محیط تھا۔ والدین اور ان کے بچے، اپنے دو اساتذہ کے ساتھ ان اجلاسوں میں شریک ہوتے تھے اور ان میں مختلف قسم کے موضوعات شامل تھے۔

- o۔ فیصلہ سازی
- o۔ ساتھیوں کی طرف سے دباؤ اور مخالفت کا مقابلہ
- o۔ جذباتی پختہ کاری
- o۔ مہارت استعمال کرنے کی تکنیک کا استداد
- o۔ قبل از وقت جنسی تعلق کے اثرات ونتائج
- o۔ دوستی کی تشکیل
- o۔ عیاشی سے احتراز کے فوائد
- o۔ افزائش اور نشوونما
- o۔ محبت و چاہت اور لگاؤ و پیوستگی
- o۔ صحت مندانہ سرگرمیاں اور تقریبات کے معیارات
- o۔ خطرہ مول لینے پر مبنی رویہ اور طرزِ عمل
- o۔ مثبت ذاتی احترام
- o۔ خاندانی روابط
- o۔ ایڈز اور جنسی عمل کے ذریعے پھیلنے والی بیماریاں
- o۔ منشیات اور الکوحل سے پرہیز اور تدارک

یہ منصوبہ مختلف قسم کے تدریسی مواد اور تعمیری سرگرمیوں پر مشتمل تھا جو والدین اور بچوں کو پروجیکٹر اور کتابوں کے ذریعے سکھائی اور بتائی جاتی تھیں۔

یہ منصوبہ سو مختلف مقامات پر منعقد ہوا جہاں پانچ ہزار سے زائد افراد شریک ہوئے۔ اس منصوبے کے تجزیے سے ظاہر ہوا کہ اس میں شرکت کرنے والے طالب علم منفی سرگرمیوں سے احتراز کی طرف راغب ہوئے۔[۸]

۸۔ Susan Royalance: Women's Voice: Newsletter of World wide Organization for Women November, 1999